مزامیر کے ساتھ قوالی سننے کے بارے میں احادیث مبارکہ، چشتیہ بزرگ
اور اعلیٰ حضرت رحمہم اللہ کے فتاویٰ پر مشتمل ایک اہم رسالہ
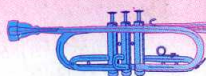
قوالی کی شرعی حیثیت

مصنّف
علامہ محمد ظفر عطّاری

ناشر: مکتبہ کنز الایمان تحصیل بازار اندرون بھاٹی گیٹ لاہور

مزامیر کے ساتھ قوالی سننے کے بارے میں احادیث مبارکہ، چشتیہ بزرگ اور اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فتاویٰ پر مشتمل ایک اہم رسالہ

قوالی کی شرعی حیثیت

مصنّف

علامہ محمد ظفر کندی عطّاری

مکتبہ کنز الایمان تحصیل بازار اندرون بھاٹی گیٹ لاہور

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ

نام کتاب: قوالی کی شرعی حیثیت

مصنف: علامہ محمد ظفر کندی عطاری

باہتمام: محمد اختر اللہ عطاری

پروف ریڈنگ: علامہ محمد اکمل رضا عطاری

ہدیہ: -/8 روپے

سن اشاعت: بار سوئم 15 جون 2001ء

ملنے کا پتہ: جامع مسجد غوثیہ تحصیل بازار اندرون بھاٹی گیٹ لاہور

فون: 7658506-7640625

برائے مدینہ علاّمہ صاحب کے نام یا مکتبہ کنز الایمان کے نام پر لیٹر بھی اسی پتہ پر ارسال فرمائیں۔ شکریہ، بعرض ناشر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قوالی کا حکم

احادیثِ مبارکہ، بزرگانِ دین خصوصاً چشتیہ بزرگوں کے فتاویٰ جات کی روشنی میں مزامیر یعنی ڈھول، سارنگی وغیرہ کے ساتھ قوالی سننا ناجائز و حرام ہے۔

فی زمانہ بعض جاہل صوفی اور خود کو چشتیہ بزرگوں سے منسوب کرنے والے بعض نام نہاد چشتی مزامیر کے ساتھ قوالی کو جائز قرار دیتے ہیں اور مزامیر کے ساتھ قوالی کو بزرگانِ چشت کی طرف منسوب کرتے ہیں جو کہ بزرگانِ چشت پر ایک ایسا افتراء ہے، جس کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں۔

لہٰذا حقیقتِ حال سے پردہ اٹھاتے ہوئے ہم مزامیر کے ساتھ قوالی کے حرام ہونے کے بارے میں احادیث مبارکہ، بزرگان چشت اور معتبر علمائے اہلسنت کے فتاویٰ جات ونظریات آپ کی خدمت میں پیش کرتے ہیں تاکہ ہمارے سادہ لوح مسلمان بھائی اس قسم کی روحانی بیماری سے نجات حاصل کر کے اپنی دنیا و آخرت بہتر بنا سکیں۔

احادیث میں سارنگی ڈھول طبلہ، باجے کی ممانعت

ليكونن من امتى اقوام يستحلون الحروالحرير و الخمر والمعارف (بخاری شریف)

ترجمہ: ضرور میری امت میں کچھ ایسے لوگ ہوں گے جو زنا، ریشم، شراب اور ڈھول باجوں کو حلال ٹھہرائیں گے۔

ایک اور حدیث میں ہے۔

قال ابن مسعود صوت اللهووالغناء ينبت النفاق فى القلب كما ينبت الماء النبات و فى البزاذيه استماع صوت الملا هى كالغرب قضب و نحوه حرام لقوله عليه السلام استماع الملاهى معصية و الجلوس عليها فسق والتلذذبها كفر اى بالنعمة (درمختار)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں گانے باجوں کی آواز اس طرح دل میں نفاق پیدا کرتی ہے جیسے پانی سبزیاں اگاتا ہے۔ بزازیہ میں ہے کہ لہو ولعب کی آواز سننا مثلاً لکڑی بجانا اور اسی کی مثل اور کوئی چیز بجانا حرام ہے رسول اللہ ﷺ کے اس قول کے سبب کہ لہو ولعب کا سننا معصیت (گناہ) ہے اور اس محفل میں بیٹھنا فسق ہے اور اس سے لذت حاصل کرنا کفران نعمت ہے۔

چشتیہ بزرگوں کے نظریات

سلسلہ عالیہ چشت حضرت سلطان الاولیاء کا فتوی

حضرت سلطان المشائخ قدس الله سره العزيزمى فرموده كه چند اين چيزمى بايد تا سماع مباح مى شود مسمع و مستمع و مسموع و آله سماع مسمع يعنى گوئنده مرد تمام باشد كوک نباشد و عورت نبا شد مستمع آنكه مى شنود ازياد حق خالى نبا شد و مسموع آنچه بگويند فحش و مسخر گى نبا شد و آله سماع مزاميراست چون چنگ و رباب و مثل آن مى بايد كه درميان نباشد اين چنين سماع حلال ست.

(سیر الاولیاء)

ترجمہ: حضرت سلطان المشائخ قدس اللہ سرہ العزیز نے فرمایا کہ چند شرائط کے ساتھ سماع (قوالی سننا) جائز ہے بعض شرطیں سننے والے کے لئے ہیں اور بعض شرائط سنانے والے کے لئے ہیں اور بعض شرائط کلام میں ہیں اور بعض آلہ سماع میں سنانے والا مکمل مرد ہو چھوٹا لڑکا اور عورت نہ ہو۔ سننے والا اللہ عزوجل کی یاد سے غافل نہ ہو اور کلام کے اندر فحش اور بے ہودگی نہ ہو اور سماعت کے آلات یعنی مزامیر جیسے سارنگی اور رباب وغیرہ میں سے کوئی چیز نہ ہو تو اس طرح سماع جائز و حلال ہے۔

حضرت مولانا فخر الدین زراوی چشتی کا فتوی

اما سماع مشائخنا رضی الله عنهم فبری عن هذه التهمة و
هو مجرد صوت القول مع الاشعار المشعرة من كمال صنعة الله تعالیٰ
(کشف القناع عن اصول السماع)

ترجمہ: ہمارے مشائخ رضی اللہ عنھم (قوالی کے ساتھ) مزامیر کی تہمت سے بری ہیں
قوالی صرف قوال کے ان اشعار کی آواز ہے جو اللہ تعالیٰ کی کمال صنعت کے بارے
میں خبر دیتے ہیں۔

سلطان المشائخ سلطان اولیاء کا فتوی

اور

حضرت مولانا محمد بن مبارک علوی چشتی کا فتویٰ

یکے بخدمت حضرت سلطان المشائخ عرض داشت که
دریں روز ها بعضے از درویشاں آسانه دار در مجمع که چنگ و
رباب و مزامیر بودرقص کروند فرمود ینکو نکروه اند آنچه نا
مشروع ست ناپسندیده است بعد ازاں یکے گفت چوں ایں طائفه
ازاں مقام بیروں آمد ندبایشاں گفتند که شماچه کردید در آں مجع

مزامیر بود سماع چگو نه شنیدید و رقص کردید ایشاں جواب
داوند که ماچناں مستغرق سماع بودیم که ندانستیم که اینجا
مزامیر است یانه حضرت سلطان المشائخ فرمود ایں جواب هم
چیزے نیست ایں سخن درهمه معصیتها بیاید۔ (سیر الاولیاء)

ترجمہ: حضرت سلطان المشائخ کی بارگاہ میں ایک شخص نے عرض کی ان دنوں میں
بعض آستانوں والے درویشوں نے ایک مجمع میں رقص کیا جہاں پر چنگ، رُباب اور
دوسرے بعض مزامیر بھی تھے تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ انہوں نے اچھا کام نہیں کیا
کیونکہ جو چیز شریعت میں ناجائز وممنوع ہے وہ ناپسندیدہ ہے پھر ایک اور شخص نے کہا
جب ان درویشوں کی جماعت اس جگہ سے باہر آئی تو لوگوں نے اس کے بارے
میں ان سے پوچھا کہ وہاں تو مزامیر تھے اور تم نے سماع بھی کیا اور رقص بھی تو ان
درویشوں نے کہا کہ ہم محفلِ سماع میں اتنے مشغول تھے کہ ہمیں مزامیر کے بارے
میں پتہ ہی نہیں چلا۔ تو سلطان المشائخ نے ارشاد فرمایا کہ ان کا جواب صحیح نہیں کیونکہ
اس طرح تو تم دوسرے گناہوں کے بارے میں بھی کہہ سکتے ہو۔

سلطان المشائخ محبوب الٰہی کا فتوی

مزامیر حرام است

(فوائدالفوائد)

ترجمہ: (قوالی کے ساتھ) مزامیر (یعنی ڈھول، طبلے، باجے وغیرہ) حرام ہیں۔

اعلیٰ حضرت فاضلِ بریلوی کا فتوی

خالی قوالی جائز ہے اور مزامیر (یعنی ڈھول وغیرہ) حرام ہیں زیادہ غلو اب منتسبان سلسلہ عالیہ چشتیہ (یعنی اپنے کو چشتی کہلانے والوں) کو ہے۔ اور حضرت سلطان المشائخ محبوب الٰہی رضی اللہ عنہ فوائد الفوائد شریف میں فرماتے ہیں "مزامیر حرام است" (مزامیر حرام ہیں)

حضرت مخدوم شرف الملۃ والدین یحیی منیری قدس سرہ نے مزامیر کو زنا کے ساتھ شمار کیا ہے۔

اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں

سوال: بعالی خدمت امام اہلسنت مجدد دین وملت معروض کہ آج میں جس وقت آپ سے رخصت ہوا اور واسطے نماز مغرب کے مسجد میں گیا بعد نماز مغرب کے ایک میرے دوست نے کہا چلو ایک جگہ عرس ہے میں چلا گیا وہاں جا کر کیا دیکھتا ہوں بہت سے لوگ جمع ہیں اور قوالی اس طریقہ سے ہو رہی ہے کہ ایک ڈھول دو سارنگی بج رہی ہے اور چند قوال پیرانِ پیر دستگیر کی شان میں اشعار گا رہے ہیں اور ڈھول سارنگیاں بج رہی ہیں یہ باجے شریعت میں قطعی حرام ہیں کیا اس فعل سے رسول اللہ ﷺ اور اولیاء اللہ خوش ہوتے ہوں گے؟ اور یہ حاضرینِ جلسہ گناہ گار ہوئے یا نہیں اور ایسی قوالی جائز ہے یا نہیں اور اگر جائز ہے تو کس طرح کی۔

الجواب: ایسی قوالی حرام ہے حاضرین سب گناہ گار ہیں اور ان سب کا گناہ ایسا عرس

کرنے والوں اور قوالوں پر ہے اور قوالوں کا بھی گناہ اس عرس کرنے والوں پر بغیر اس کے عرس کرنے والے کے ماتھے قوالوں کا گناہ جانے سے قوالوں پر سے گناہ کی کچھ کمی آئے یا اس کے اور قوالوں کے ذمہ حاضرین کا وبال پڑنے سے حاضرین کے گناہ میں کچھ تخفیف ہو نہیں بلکہ حاضرین میں ہر ایک پر اپنا پورا گناہ اور قوالوں پر اپنا گناہ الگ اور سب حاضرین کے برابر جدا اور ایسا عرس کرنے والے پر اپنا گناہ الگ اور قوالوں کے برابر جدا اور سب حاضرین کے برابر علیحدہ ہے وجہ یہ کہ حاضرین کو عرس کرنے والے نے بلایا ان کے لئے اس گناہ کا سامان پھیلایا اور قوالوں نے انہیں سنایا اگر وہ سامان نہ کرتا یہ ڈھول سارنگی نہ سناتے تو حاضرین اس گناہ میں کیوں پڑتے اس لئے ان سب کا گناہ ان دونوں پر ہوا پھر قوالوں کے اس گناہ کا باعث وہ عرس کرنے والا ہوا وہ نہ کرتا نہ بلاتا تو یہ کیونکر آتے بجاتے لہٰذا قوالوں کا گناہ بھی اس بلانے والے پر ہوا۔

مزید لکھتے ہیں:

باجوں کی حرمت میں احادیثِ کثیرہ وارد ہیں از اں جملہ اجل و اعلیٰ حدیث صحیح بخاری شریف ہے کہ حضور سید عالم ﷺ فرماتے ہیں

لیکونن فی امتی اقوام یستحلون الحروالحریر و الخمر و المعارف

(صحیح بخاری)

ترجمہ: ضرور میری امت میں وہ لوگ ہونے والے ہیں جو حلال ٹھہرائیں گے

عورتوں کی شرمگاہ یعنی زنا اور ریشمی کپڑوں اور شراب اور باجوں کو۔

پھر ارشاد فرماتے ہیں

بعض جہال (جاہل لوگ) بدمست یا نیم ملا شہوت پرست (یعنی شہوت پرست مولوی) یا جھوٹے صوفی بادبدست کہ احادیثِ صحاح مرفوعہ محکمہ (معتبر اور صحیح احادیث) کے مقابل بعض ضعیف قصے یا محتمل واقع یا متشابہہ (یعنی ضعیف وجھوٹے قصے) پیش کرتے ہیں انہیں اتنی عقل نہیں یا قصداً (جان بوجھ کر) بے عقل بنتے ہیں کہ صحیح (احادیث) کے سامنے ضعیف (قول) متعین (واضح اقوال) کے آگے محتمل (شک وشبہ والے قول) محکم (ایسے اقوال واحادیث جنکا مفہوم واضح ہو) کے حضور متشابہ (غیر واضح) واجب الترک ہے۔

پھر کہاں قول کہاں حکایت فعل پھر کجا محرم کجا مبیح

ہر طرح یہی واجب العمل اسی کو ترجیح مگر ہوس پرستی کا علاج کس کے پاس ہے کاش گناہ کرتے اور گناہ جانتے اور اقرار لاتے یہ ڈھٹائی اور بھی سخت ہے کہ ہوس بھی پالیں اور الزام بھی ٹالیں اپنے لئے حرام کو حلال بنالیں۔ پھر اس پر بس نہیں بلکہ معاذ اللہ اس کی تہمت محبوبانِ خدا اکابرِ سلسلہء عالیہ چشت قدست اسرارھم کے سر دھرتے ہیں (یعنی نام نہاد چشتیہ اس گناہ کو معاذ اللہ بزرگانِ چشتیہ کی طرف منسوب کرتے ہیں) نہ خدا سے خوف نہ بندوں سے شرم کرتے ہیں۔

حالانکہ خود حضور محبوبِ الٰہی سیدی و مولائی نظام الحق والدین سلطان الاولیاء رضی اللہ عنہ و عنہم وعنا بھم فوائد الفوائد شریف میں فرماتے ہیں۔

"مزامیر حرام است"

مولانا فخر الدین زراوی خلیفہء سیدنا محبوب الٰہی رضی اللہ عنہ نے حضور کے زمانہ مبارکہ میں خود حضور کے حکم احکم سے مسئلہ سماع میں رسالہ "کشف القناع عن اصول السماع" تحریر فرمایا اس میں صاف ارشاد ہے کہ۔

"ہمارے مشائخِ کرام رضی اللہ عنہم کا سماع اس مزامیر کے بہتان سے بری ہے وہ صرف قوال کی آواز ہے ان اشعار کے ساتھ جو کمالِ صنعتِ الٰہی سے خبر دیتے ہیں" لِلّٰہ انصاف! اس امام جلیل خاندانِ عالی چشت کا یہ ارشاد قبول ہوگا یا آجکل کے مدعیان خامکار کی تہمت بے بنیاد ظاہرۃ الفساد لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

سیدی مولانا محمد بن مبارک بن محمد علوی کرمانی مرید حضور پرنور شیخ العالم فرید الحق والدین گنج شکر و خلیفہ حضور سیدنا محبوب الٰہی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کتاب مستطاب سیر الاولیاء میں فرماتے ہیں۔

"حضرت سلطان المشائخ قدس اللہ تعالیٰ سرۃ العزیز فرماتے تھے کہ چند شرائط ہوں تو سماع مباح ہے کچھ شرطیں سنانے والے میں کچھ سننے والے میں کچھ اس کلام میں جو سنائی جائے کچھ آلہء سماع میں یعنی سنانے والا کامل مرد ہو چھوٹا لڑکا نہ ہو اور عورت نہ ہو سننے والا یادِ خدا سے غافل نہ ہو اور جو کلام پڑھی جائے فحش اور تمسخرانہ انداز کی نہ ہو اور آلاتِ سماع یعنی مزامیر جیسے سارنگی اور رباب وغیرہ ان چیزوں میں سے کوئی موجود نہ ہو اس طرح کا سماع حلال ہے۔

مسلمانو یہ فتویٰ ہے سرورسردار سلسلہء عالیہ چشت حضرت سلطان الاولیاء
رضی اللہ تعالیٰ عنہ نیز سیر الاولیاء شریف میں ہے۔

''ایک آدمی نے حضرت سلطان المشائخ کی خدمت میں عرض کی کہ ان
ایام میں بعض آستانہ دار درویشوں نے ایسے مجمع میں جہاں چنگ ورباب (ایک قسم کا
موسیقی کا آلہ) اور دیگر مزامیر تھے رقص کیا فرمایا انہوں نے اچھا کام نہیں کیا جو چیز
شرع میں ناجائز ہے ناپسندیدہ ہے اس کے بعد ایک نے کہا جب یہ جماعت ایک
مقام سے باہر آئی لوگوں نے ان سے کہا کہ تم نے یہ کیا کیا؟ وہاں تو مزامیر تھے تم نے
سماع کس طرح سنا اور رقص کیا؟ انہوں نے جواب دیا کہ ہم سماع میں اس طرح
مستغرق تھے کہ ہمیں معلوم ہی نہیں ہوا کہ یہاں مزامیر ہیں یا نہیں سلطانُ المشائخ نے
فرمایا یہ جواب کچھ نہیں اس طرح تو تمام گناہوں کے متعلق کہہ سکتے ہیں۔

مسلمانو! کیسا صاف ارشاد ہے کہ مزامیر ناجائز ہیں اور اس عذر کا کہ ہمیں
استغراق کے باعث مزامیر کی خبر نہ ہوئی کیا مسکت جواب عطا فرمایا کہ ایسا حیلہ ہر گناہ
میں چل سکتا ہے۔

شراب پی اور کہہ دے کہ شدّتِ اِستغراق کے باعث ہمیں خبر نہ ہوئی کہ
شراب ہے یا پانی، زنا کرے اور کہہ دے غلبہء حال کے سبب ہمیں تمیز نہ ہوئی کہ جورو
(بیوی) ہے یا بیگانی اسی (یعنی سیر الاولیاء) میں ہے۔

''حضرت سلطان المشائخ نے فرمایا میں نے منع کر رکھا ہے کہ مزامیر اور
دیگر محرمات (حرام کردہ آلاتِ موسیقی) درمیان میں نہ ہوں اور اس بات میں آپ

نے بہت مبالغہ کیا یہاں تک کہ فرمایا اگر امام نماز میں بھول جائے تو مرد سبحان اللہ کہہ
کر امام کو مطلع کرے اور عورت سبحان اللہ نہ کہے کیونکہ اس کو اپنی آواز سنانا نہ چاہیے
پس ایک ہاتھ کی ہتھیلی دوسرے ہاتھ کی ہتھیلی پر نہ مارے کہ اس طرح یہ کھیل ہوگا بلکہ
ایک ہاتھ کی پشت دوسرے ہاتھ کی پشت پر مارے۔

جب یہاں تک لھو ولعب کی چیزوں اور ان کی طرح چیزوں سے پرہیز آئی
ہے تو سماع میں مزامیر بطریق اولیٰ منع ہے۔

مسلمانو! جو ائمہء طریقت اس درجہ احتیاط فرمائیں کہ تالی کی صورت کو
ممنوع بتائیں وہ معاذ اللہ مزامیر کی تہمت للہ انصاف کے ساتھ ضبط بے ربط ہے اللہ
تعالیٰ اتباعِ شیطان سے بچائے اور ان سچے محبوبانِ خدا کا سچا اتباع فرمائے کلام
یہاں طویل ہے اور انصاف دوست کو اسی قدر کافی ہے۔

(احکام شریعت)

حضرت علامہ مفتی امجد علی کا فتوٰی

متصوفہ زمانہ (اس زمانے کے برائے نام صوفی) کہ مزامیر کے ساتھ قوالی
سنتے ہیں اور کبھی اچھلتے کودتے اور ناچنے لگتے ہیں اس قسم کا گانا بجانا ناجائز ہے ایسی
محفل میں جانا اور وہاں بیٹھنا ناجائز ہے مشائخ سے اس قسم کے گانے کا کوئی ثبوت
نہیں جو چیز مشائخ سے ثابت ہے وہ فقط یہ ہے کہ اگر کبھی کسی نے ان کے سامنے کوئی
ایسا شعر پڑھ دیا جو انکے حال وکیف کے موافق ہے تو ان پر کیفیت ورقت طاری ہوگئی

اور بے خود ہو کر کھڑے ہو گئے اور اس حالِ وارفتگی میں ان سے حرکات غیر اختیاریہ صادر ہوئے اس میں کوئی حرج نہیں مشائخ و بزرگانِ دین کے احوال اور ان متصوفہ (جاہل صوفی) کے حال وقال میں زمین وآسمان کا فرق ہے یہاں مزامیر کے ساتھ محفلیں منعقد کی جاتی ہیں جن میں فساق وفجاز کا اجتماع ہوتا ہے نااہلوں کا مجمع ہوتا ہے گانے والوں میں اکثر بے شرع ہوتے ہیں تالیاں بجاتے اور مزامیر کے ساتھ گاتے ہیں اور خوب اچھلتے کودتے ناچتے تھرکتے ہیں اور اس کا نام حال رکھتے ہیں ان حرکات کو صوفیہء کرام کے احوال سے کیا نسبت یہاں سب چیزیں اختیاری ہیں وہاں بے اختیاری تھیں۔

(بہارِ شریعت)

حضرت علامہ مفتی وقارالدین کا فتوٰی

فقہ کی روشنی میں مزامیر کے ساتھ قوالی سننے کا کوئی جواز نہیں ہے اور طریقت کا بھی کوئی سلسلہء شریعت سے آزاد نہیں۔ قادریوں اور چشتیوں کی شریعت علیحدہ علیحدہ نہیں ہے لہذا آجکل کے صوفیوں کو جب شریعت کی کوئی دلیل نہ ملی تو انہوں نے گھڑ لیا کہ چشتیوں کے نزدیک قوالی جائز ہے لیکن چشتیہ کے مایہ ناز بزرگ حضرت سیدی مولائی خلیفہ بابا فرید محبوب الٰہی نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ ''فوائد الفوائد میں فرماتے ہیں۔

''مزامیر حرام است''

ترجمہ: مزامیر حرام ہے۔

مزید لکھتے ہیں:

لفظ ''سماع'' سے بعض لوگ غلط فہمی میں مبتلا ہو جاتے ہیں یا غلط بیانی کرتے ہیں ''سماع'' کے معنی صرف ''سننا'' کے ہیں حمد ونعت کے اشعار سننا بالاتفاق جائز ہے اور عاشقانہ اشعار میں بھی اگر فحش گوئی نہ ہو تو انکا سننا بھی جائز ہے لیکن اگر فحش گوئی ہو تو ناجائز ہے سماع میں مزامیر داخل نہیں ہیں آلاتِ موسیقی شامل ہو جانے سے سماع ناجائز ہو جاتا ہے جو سن چکے اس سے توبہ کر لی جائے اللہ تعالیٰ توبہ قبول کرنے والا ہے اور آئندہ احتراز کریں قوالی سننے والے کی امامت مکروہ ہے اس کے پیچھے جو نمازیں پڑھی جائیں گی ان کا دوبارہ پڑھنا واجب ہے۔

(وقار الفتاوٰی)

خلاصہء کلام

احادیثِ مبارکہ مشائخ چشتیہ اور علمائے اہلسنت خصوصاً مجدد دین وملت الشاہ امام احمد رضا خان بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مفصل فتوٰی سے یہ مسئلہ روزِ روشن کی طرح واضح ہو گیا کہ مزامیر یعنی ڈھول طبلہ، باجہ، سارنگی وغیرہ کے ساتھ قوالی سننا، سنانا حرام ہے۔

کتنے افسوس کی بات ہے کہ بزرگانِ چشت جس چیز کو ناجائز وممنوع بتائیں اس کو برائے نام چشتی طرح طرح کے حیلے بہانے کرکے جواز ثابت کرنے

کی کوشش کرتے ہیں اور اس حرام فعل کو اولیائے کرام کی طرف منسوب کر کے چشتیہ بزرگوں کا نام روشن کرنے کی بجائے انہیں بدنام کرتے ہیں۔

بعض نام نہاد کہتے ہیں کہ آلاتِ موسیقی گانے کے ساتھ حرام ہیں لیکن جب ان کے ساتھ ذکر و نعت یا بزرگانِ دین کے قصیدے پڑھے جائیں تو یہ جائز ہے۔

ان نادانوں کو اتنا خیال نہیں آتا کہ کیا ایک گلاس دودھ میں پیشاب یا شراب کے قطرات ڈالنے سے کیا دودھ پاک رہے گا۔

آلاتِ موسیقی سب حرام ہیں چاہے گانے کے ساتھ ہوں یا ذکر و نعت کے ساتھ امید ہے ہماری اس بحث سے قوالی کے دلدادہ اپنے اس فعل سے اجتناب کریں گے خود بھی اور دوسرے مسلمانوں کو بھی اس فعلِ حرام سے محفوظ رکھنے کی کوشش کریں گے۔

واللہ یھدی من یشاء الی صراط المستقیم

مدینہ: مفت تقسیم کرنے والے اسلامی بھائیوں کو مکتبہ کی جانب سے خصوصی رعایت دی جائے گی۔

علامہ محمد ظفر عطاری کی تصانیف

میلاد النبی ﷺ منانا بدعت کیوں؟

شادی خانہ آبادی یا بربادی

ہم سے گناہ کیوں ہوتے ہیں؟

قوالی کی شرعی حیثیت

رفع یدین کا شرعی حکم

ہم تقلید کیوں کرتے ہیں؟

ایصالِ ثواب اور ہمارا عقیدہ

وسیلہ کے بارے میں عقیدۂ اہلسنّت

ناشر مکتبہ کنز الایمان تحصیل بازار اندرون بھاٹی گیٹ لاہور